سوال: ڈارون کا نظریۂ ارتقاء قرآن کریم کی رو سے درست ہے یا غلط؟

جواب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) : اس سوال میں ایک خلفِ مبہم ہو گیا ہے، یہ دو سوال ہونے چاہئے تھے، ایک یہ کہ نظریہ ارتقاء درست ہے کہ نہیں قرآن کریم کی رو سے، دوسرا یہ کہ ڈارون نے نظریہ ارتقاء کی جو توجیہات پیش کیں وہ درست ہیں کہ نہیں۔

جہاں تک نظریۂ ارتقاء کا تعلق ہے قرآن کریم حیرت انگیز تفصیل کے ساتھ تمام کائنات کے ارتقائی مدارج بیان کرتا ہے، صرف انسان کا سوال نہیں ہے۔ تمام کائنات کے مدارج بیان کرتا ہے اور سورہ فاتحہ میں پہلی صفت ہی جو اللہ کی بیان کی جاتی ہے وہ ارتقاء کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ' ۔ اور یہ ارتقاء سارے عالمین پہ حاوی کیا گیا ہے، اِس کا صرف زندگی سے کوئی تعلق نہیں، وہ چیز جو منتہیٰ شہود پہ آپ دیکھتے ہیں خواہ کسی بھی حیثیت میں ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایک مقام پہ کھڑی نہیں رہے گی۔ کیونکہ ربّ کے عمل میں ہے وہ چیز، ربّ کا فعل اُس پر واقع ہو رہا ہے، رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ربوبیّت اُس پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اب ربّ کس کو کہتے ہیں؟ عربی میں یہ بڑا واضح محاورہ ہے کہ رَبِّ التَّلُوَّہ یعنی چھوٹا بچھڑا ہو جس کو کچھ آتا بھی نہ ہو، اگر کوئی اُس کی اچھی پرورش کرے، اُس کو بڑھائے، اُس کو آداب سکھائے، اُس کو سواری کے طریق بتائے اور اُس کی تربیّت کرے، یہاں تک کہ ہمیشہ وہ ترقی کرتا ہوا ایک اور حال میں چلتا چلا جائے، اس کے لئے عرب 'ربّ' لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جب خدا فرماتا ہے: ' وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ' ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے جو تمام کائنات کا ربّ ہے، تو یہ اعلان کیا گیا کہ تمام کائنات evolution (ارتقاء) کے process (پروسیس) میں داخل ہوگئی، ناممکن ہے کہ کوئی وجود ہو اور اُسی حالت میں پڑا رہے، وہ لازماً ایک حالت سے دوسری میں تبدیل ہونا شروع ہو جائے گا اور ارتقائی منازل میں داخل ہو جائے گا۔

چنانچہ اب جو evolution (ارتقاء) کا فلسفہ سامنے آیا ہے research (تحقیق) کے نتیجے میں، وہ یہاں سے شروع ہی نہیں ہوتا ہے کہ نباتات سے یا حیوانات سے بلکہ وہ کائنات سے شروع ہوتا ہے، bigbang (بگ بینگ) کے وقت جو کائنات تھی وہ اتنی تیزی سے ارتقاء کی منازل طے کرنے لگی کہ پہلے تین seconds (سیکنڈز) کے اندر حیرت انگیز تبدیلیاں اُس کے اندر واقع ہو گئیں اور اُس کی نوع بدل گئی اور اُس کے بعد سے آج تک مسلسل ارتقاء میں داخل ہے۔ یہ زمین جب پیدا ہوئی تو یہ زمین اُسی حالت پہ نہیں ٹھہری، پیدائش کے ساتھ ہی اِس میں ارتقائی تبدیلیاں شروع ہوئیں، اگر وہ ارتقائی تبدیلیاں نہ ہوتیں تو انسان چھوڑ کے زندگی کی کوئی قسم بھی یہاں پیدا نہیں ہو سکتی تھی، وہ ارتقائی تبدیلیاں ہی ہیں جن کے نتیجے میں آخر زندگی یہاں پیدا ہو سکی۔ تو رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ماننا اور یہ ماننا کہ خدا ارتقاء کا قائل نہیں ہے یا قرآن ارتقاء کا قائل نہیں یہ تضاد ہے ایک بالکل۔ ہاں ڈارون کے متعلق نہ قرآن پابند ہے نہ قرآن کا یہ مقام ہے کہ ایک وقت کے سائنسدان کے متعلق کہے کہ وہ کہتا تھا، یہ محض لغو بات ہے جو قرآن کی طرف منسوب کی جائے گی۔ کچھ فلسفے جو قرآن نے بیان فرمائے ہیں اُن تک کسی حد تک ڈارون کی بھی رسائی ہو ہی جائے گی لیکن ڈارونِ اِزم تو غلط ثابت ہو چکا ہے۔

آجکل جو papers (مقالہ) آ رہے ہیں evolution (ارتقاء) کے اوپر، ڈارونِ اِزم کی تو ساری بنیادیں ہی ہل چکی ہیں۔ اِس لئے قرآن کریم ایسی بات کیسے کہہ سکتا تھا کہ جو تھوڑی دیر تک، پچاس سال، ساٹھ سال تک popular (مشہور) رہے اُس کے بعد اُس نے غلط ثابت ہو جانا تھا اور نعوذ باللہ قرآن کریم کہہ دیتا کہ ڈارونِ اِزم سچ ہے۔ ڈارونِ اِزم کا کہیں ذکر نہیں ملے گا قرآن کریم میں۔